اردن کی تہذیب وثقافت

(سفر نامہ اردن......چھٹی قسط)

اردن کے سفر کے دوران دارالحکومت سمیت مختلف شہروں میں لوگوں کی بود و باش اوران کا رہن سہن دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا، بہت عرصہ پہلے جب ہم نے حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا سفر نامہ حکیم الامت پڑھا تھا جو ان کے ۱۹۵۴ء کے سفر کی رودادوں پر مشتمل ہے تو اردن کے کلچر اور ثقافت کے بارے میں کچھ معلومات ملی تھیں، وہاں کے لوگوں کی اس وقت جو اخلاقی کیفیت تھی اور جو معاشرتی رنگ تھا، اور جسے ۱۹۸۶ء میں جہانِ دیدہ میں مفتی تقی عثانی صاحب نے بھی بیان کیا ہے، اس کی جدید صورت سامنے آئی اور یوں محسوس ہوا جیسے امریکی اخلاقیات کا اثر اردنی تہذیب وثقافت کو پوری طرح نگل چکا ہو، کسی ملک کی تہذیب وثقافت کا اندازہ اس کی درسگاہوں اور بازاروں سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، اردن کے بازاروں میں ہر جگہ اور اردن کی جامعات (یونیورسٹیز) میں ہر طرف اردن کی تہذیت وثقافت کا رنگ نمایاں ہے۔ لباس مکمل طور پر یورپی طرز کا، جوان بچیوں کے کھلے سر اور آزاد بال، ان کی ثقافتی آزادی، اور اسلامی تہذیب وثقافت سے دوری کا علی الاعلان اظہار کررہے ہیں۔ نہ ان پر **وقرن فی بیوتکن** کا کوئی اثر ہے نہ **ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی** کا کوئی اثر اور نہ ہی انہیں کوئی یہ کہنے کی جرات کرسکتا ہے کہ مسلم قوم کی بیٹیو قرآن نے کہا ہے............ **ان یدنین علیھن من جلابیبھن** .... مسلم دنیا کی عمومی حالت اب یہی ہے مصر ہو یا شام اردن ہو کہ عراق، بحرین ہو یا امارات وقطر، ہر جگہ مسلمانوں نے اپنی تہذب وثقافت کے کان کتر کر رکھ دئے ہیں اور اسے مسجد تک محدود کردیا ہے۔ اردن کی مرکزی مسجد جامع الحسین میں نماز ادا کرنے کا موقع ملا یہاں اذان کے ساتھ مؤذن نے کچھ اور بھی پڑھا تو میں نے اپنے ساتھ موجود شرکاء سفر جناب منظور احمد راجپوت اور جناب

حافظ سجاد صاحب سے کہا مؤذن کو کچھ ہوگیا ہے، کہنے لگے کیا ہوگیا ہے، میں نے کہا ذرا غور سے کان لگا کر سنیں شاید یہ بھول گیا ہے اور اذان کی بجائے کچھ اور پڑھنے لگا ہے، وہ دونوں متوجہ ہوئے اور پھر مسکرا کر خاموش ہوگئے مگر میں حیران ہوگیا کہ میرا خیال یہ تھا کہ اذان کے ساتھ درود وسلام شاید ہندوپاک کی روایت ہے اور عربوں کے ہاں اسے بدعت سمجھا جاتا ہے لیکن یہاں تو وہی کچھ ہورہا تھا جو ہمارے ملک کی بہت سی مساجد میں ہوتا ہے اور جس پر بڑے جھگڑے بھی ہوتے ہیں ....اسی طرح کا منظر ہم نے جامع الحسین قاہرہ مصر میں بھی دیکھا تھا جب مؤذن نے اذان کے ساتھ کئی بار حضور ﷺ پر درود وسلام پڑھا، شام کی بعض مساجد میں بھی ایسا ہی دیکھا گیا۔جس ہوٹل میں ہم ٹھہرے ہوئے تھے اس میں اوپر کی کسی منزل پر شادی ہال بھی تھے کیونکہ ایک روز جب ہم نیچے آرام گاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بارات ڈھول تاشے کے ساتھ ہوٹل میں داخل ہوئی آگے آگے دولہا میاں تھے جو ٹھمک ٹھمک کر چل رہے تھے اور دولہن ان کی طرف منہ کرکے رقص کرتے ہوئے چل رہی تھی، ہم نے خیال کیا کہ شاید کوئی غیر مسلم ہوں گے، مگر پھر ایک اور بارات آئی اس کا انداز بھی وہی تھا ، ہوٹل میں موجود بعض اردنیوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہاں کے کھاتے پیتے لوگوں کا یہی اسٹائل ہے اور یہ مسلم گھرانے ہیں۔غیر مسلم نہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون، ....ایسا انداز ہم نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا، ہماری مشرقی تہذیب میں تو دلہنیں بڑی شرماتی لجاتی ہوئی جاتی ہیں، ایک دوست نے کہا یہ وبا اب اسلامی جمہوریہ پاکستان کے بڑے شہروں میں بھی پھیل رہی ہے۔**اللھم انا نعوذ بک من شرور أنفسنا ومن سیئات اعمالنا**.............. بازاروں میں بارگیننگ اور دھوکہ بالکل ہمارے ہی ملک جیسا، دونمبر مال کی بہتات، چائینا کا مال یہاں بھی مارکیٹ پر چھایا ہوا ہے۔اردن کی اپنی مصنوعات بھی نظر آتی ہیں مگر شام سے بہت سی مصنوعات یہاں لائی اور فروخت کی جاتی ہیں۔ملکی ذرائع آمدن میں سیاحت ایک اہم ذریعہ ہے......یورپ سے اسرائیل جانے والے قافلے اور پھر شام میں رومن ایمپائر کے آثار کے زائرین بکثرت یہاں آتے ہیں۔ہوٹل انگریزوں سے

آباد ہیں اور بازار بھی زائیرین سے شاد، ان میں جرمن، فرانسیسی اور رشین بھی بکثرت آتے ہیں، یہود ونصاری کی تہذیبوں کے بڑے بڑے مراکز چونکہ شام اردن اور اسرائیل میں ہیں اس لئے ان مذاہب کے ماننے والوں کے لئے تو یہ سرزمین.........سرزمینِ مقدس ہے۔ ہے تو ہمارے لئے بھی مگر فلسطین میں داخلہ پر پابندی کے باعث ہمارے لوگ شام ہی سے حرمین شریفین چلے جاتے ہیں۔ عمان کا شہر اونچے نیچے ٹیلوں پر آباد ہے، زمین پتھریلی اور مٹی سفید ہے، لوگ سرخ وسفید رنگ کے مالک اور عموما دراز قامت ہیں یہاں کے لوگوں کی باتوں میں مٹھاس ہے، تعلیم کی شرح یعنی شرح خواندگی اعلی درجے کی ہے.........فوج کی خدمت ہر نوجوان پر لازم ہے، ایک طالب علم کو اپنی یونیورسٹی کی تعلیم کی تکمیل سے قبل فوج میں جبری سروس کرنا ہوتی ہے۔ ہم اردن کے فوجیوں سے اور فوجی افسران سے بھی ملے وہ ہمارے مرحوم صدر جنرل محمد ضیاء الحق کو بہت یاد کرتے ہیں۔ (جاری ہے.................)

قارئین ومقالہ نگار حضرات سے گزارش

بعض احباب ہمیں، اخلاقیات، فضائل ومناقب اور اعراس بزرگان دین کی مناسبت سے مضامین، اشتہارات اور بعض مقامات وشخصیات سے جذباتی وابستگی کی مظہر تحریریں اشاعت کے لئے ارسال فرماتے ہیں۔ جبکہ اس مجلّہ کا موضوع فقہ المعاملات ہے۔ لہذا براہ کرم ہمیں فقہ المعاملات سے متعلق مواد ہی اشاعت کے لئے ارسال فرمائیں۔

۲۔ مجلّہ فقہ اسلامی عوامی پرچہ نہیں بلکہ فقہ المعاملات سے دلچسپی رکھنے والے طلبہ واہل علم کا ایک علمی وتحقیقی مجلّہ ہے اس کے اس معیار کو مزید بہتر بنانے کے لئے معیاری مقالات کی ترسیل کی صورت میں آپ کی معاونت ہمارے لئے باعث افتخار ہوگی۔

(مجلس ادارت)